Digitized by Khilafat Library Rabwah


بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ — ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ — ۲۸ اخاء ۱۳۵۷ہش — ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء — نمبر ۲۴۶


### ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے پاکیزہ اور بابرکت ماحول میں

# مجالسِ انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں شروع ہو گیا

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا اور ایمان افروز خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا

## مومن جب ابتلاؤں پر صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بھی بڑھ کر انہیں اپنے فضلوں کا مورد بنا لیتا ہے

## غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کا یہ تقاضا ہے کہ انصار اللہ نسلاً بعد نسلٍ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے خاص طور پر کوشاں رہیں

ربوہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۷ہش (۲۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء) آج جمعہ کے مبارک دن مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سہ روزہ سالانہ تربیتی اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں اپنی تمام پاکیزہ اور بابرکت روایات کے ساتھ یہاں پر شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود تشریف لا کر اجتماعی دعا اور ایک نہایت رُوح پرور اور ایمان افروز خطاب کے ساتھ فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاں رحمتوں اور فضلوں کی موسلا دھار بارشیں ہوتی ہیں وہاں انہیں امتحان اور آزمائش میں سے بھی ضرور گذرنا پڑتا ہے لیکن یہ آزمائش اور ابتلاء بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے پیار کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ جب وہ ان میں ثابت قدم رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر ان کے اموال اور نفوس میں پہلے سے بھی زیادہ برکت رکھ دیتا ہے اور بے شمار انعامات سے انہیں نوازتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس زمانہ میں ہماری جماعت پر اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی جو عظیم ذمہ داری عائد کی ہے اسے ادا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انصار صاحبان اپنی صحتوں کا خیال رکھتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ اپنی اولادوں کی تربیت کے لئے کوشاں رہیں اور ہر آنے والے ابتلاء کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے ثبات قدم اور صبر و استقلال کے ساتھ اسے برداشت کریں تاکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کے مورد بنیں۔

انصار اللہ کا یہ مرکزی اجتماع حسبِ سابق امسال بھی دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے ملحق وسیع لان میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں منعقد ہوا۔ اس میں شرکت کے لئے پاکستان کے ہر حصے اور ہر علاقے سے انصار صاحبان بڑی کثرت کے ساتھ بصد ذوق و شوق تشریف لائے ہیں۔

### حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے چار بجے سہ پہر بذریعہ کار مقام اجتماع میں تشریف لائے جب حضور کی کار سٹیج کے دروازہ کے سامنے آکر رُکی تو انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین نے اپنے صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی سرکردگی میں آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ جونہی حضور سٹیج پر تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے (جن سے پنڈال پُر ہو چکا تھا اور ان میں خدام کی کثیر تعداد بھی موجود تھی) کھڑے ہو کر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔

حضور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے پر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد انصار اللہ نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں (باقی صفحہ ۲ پر)

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

---

ربوہ ۲۷ اخاء (۲۷ اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے سورۃ الحجرات کی آیات ۱۶ تا ۱۸ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو حقیقی مومنوں کی صفات کے ضمن میں دو حقیقتوں کی طرف توجہ دلائی اول یہ کہ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ کی رو سے اس امر کا حقیقی علم کہ کوئی مومن ہے یا نہیں صرف اور صرف علام الغیوب خدا ہی کو ہوتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے کسی برگزیدہ کو اس سے مطلع کرے۔ اس لئے بجز خدا کے کوئی دوسرے کے دین اور ایمان کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان کو چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں اللہ اور رسولؐ پر ایمان لا کر اور اللہ کے راستہ میں اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ انتہائی مجاہدہ کر کے لَمْ يَرْتَابُوْا کا مقام حاصل کرے یعنی اللہ اور رسولؐ پر دلی بصیرت کے ساتھ ایمان لانے کے بعد شیطانی وساوس کا اس کامیابی سے مقابلہ کرے کہ خود اپنے ایمان کے بارہ میں شک و شبہ میں مبتلا ہونے کا امکان کالعدم ہو جائے۔ حضور نے واضح فرمایا اس مقام کو حاصل کرنے کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ ایسا شخص ہر دوسرے شخص کی ملامت سے بے نیاز ہو کر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ معرفت کے مطابق اللہ اور رسولؐ پر اپنے ایمان و اعتقاد کا اظہار و اعلان کرے اور اس میں ذرا نہ ہچکچائے۔

حضور نے اس امر کو (باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۱ — ۸ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۷۸ء (قسط دوم)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے ایمان افروز و روح پرور کوائف

## ہمبرگ میں احباب جماعت اور بعض جرمن باشندوں سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں اور نہایت بصیرت افروز ارشادات

### بیرون ہمبرگ کے احباب سے اجتماعی ملاقات

اس روز (۹ اگست ۱۹۷۸ء) دو بجے بعد دوپہر حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر احباب میں پونے دو گھنٹے تک رونق افروز رہ کر انہیں نہایت ہی زریں ارشادات اور قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

### خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر

حضور نے فرمایا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ جو پیسے دیتا ہے ان کی حفاظت کرنی چاہیئے اور ضیاع سے بچانا چاہیئے۔ پیسے کو کسی کام میں لگا دینا اچھی بات ہے۔ مثلاً مکان یا زمین خرید لی جائے تو یہ بڑی برکت والی چیز ہے۔ بہرحال اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایسا نہ ہو جب یہاں سے جائیں تو ہاتھ جھاڑ کر نکلیں ویسے تو اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے۔ اگر انسان دعاؤں کی عادت ڈال لے اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ رکھے تو خدا تعالیٰ چھپّر پھاڑ کر اور بے حساب دیتا ہے مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو گن گن کر خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو ہر وقت تسبیح و تحمید میں لگے رہتے ہیں یہ سمجھ کر کہ جب خدا تعالیٰ بغیر حساب کے دیتا ہے تو یہ ناشکری ہے کہ ہم گن گن کر اس کی تسبیح و تحمید کریں۔ بس اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا اور نہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ کام کرتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے رہنے سے کام میں حسن اور برکت پیدا ہو جاتی ہے۔

### مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ

یہاں تک کام میں انفرادی برکت کا تعلق ہے جرمن قوم کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ فرمایا یہ قوم جس میں تم بستے ہو اور آج میں بھی تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں انہوں نے جنگ میں بُری طرح شکست کھائی، ان کی اقتصادیات تباہ ہو گئی، شہر ملبے کا ڈھیر بن گئے لیکن اس باہمت قوم نے چند سالوں میں نہایت شاندار طریقے پر تعمیر نو کا کارنامہ سرانجام دے کر دنیا کو حیرت میں ڈال دیا اور یہ عہد پورا کر دکھایا کہ ہم نے شکست کھائی ہے مار نہیں کھائی۔ ہم گردنیں جھکا کر نہیں بیٹھیں گے دوبارہ قوم کو کھڑا کر دینگے چنانچہ انہوں نے رات دن کام کر کے واقعی قوم کو دوبارہ پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ جنگ میں زیادہ تر ان کا نوجوان طبقہ کام آیا۔ جنگ کے بعد جب کام بڑھ گیا تو انہوں نے غیر اقوام کے نوجوانوں اور محنت کشوں سے بھی کام لیا۔ لیکن ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۰ء تک جو بچے پیدا ہوئے اب وہ جوان ہو گئے انہوں نے کام سنبھال لئے اور بیرونی ملکوں کی manpower کی ان کو چنداں ضرورت نہ رہی۔ اس لئے جب یہاں سے آپ کو جرمن کہیں کہ تم نے ہماری بڑی خدمت کر لی ہے اب جا کر اپنے ملک کی خدمت کرو تو اس وقت آپ کے پاس اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے سرمایہ ہونا چاہیئے۔ تاہم جب بھی اس ملک کو چھوڑنے کا سوال پیدا ہو تو آپ کو اس یقین پر قائم ہونا چاہیئے کہ رزق تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس میں برکت بھی وہی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے یہ جگہ نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کسی اور جگہ رزق کے سامان پیدا کر دے گا بشرطیکہ آپ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کریں اور مشکلات کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔ فرمایا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہمت دے آپ کے کام میں برکت ڈالے اور آپ یہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے اور کامیابیوں سے نوازے۔

### ہر احمدی مجسم اسلام بن جائے

حضرت صاحب نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو دوبارہ زندہ کیا جائے اس لئے ہماری زندگیوں میں اسلام عملاً نظر آنا چاہیئے ورنہ تو ہمیں احمدی کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ فرمایا میں نے مشکلات اور ابتلاء کے کئی دور دیکھے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی بحرانوں سے گزرا ہوں۔ میں نے خدا تعالیٰ کے بڑے نشان دیکھے ہیں۔ آپ نے بعض نوجوانوں کی غیر معمولی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمارے نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وقت آنے پر وہ بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ وہ خود زمانے کے ہاتھوں دکھ اٹھاتے ہیں لیکن کیا مجال کہ وہ کسی کو دکھ دیں یا ظلم کریں اس لئے کہ احمدی کسی کو دکھ دینے اور بدلہ لینے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ مسکراتے رہا کرو۔ دکھ اور تکلیف اٹھاؤ مگر دل میں ملال نہ رکھو بلکہ تمہیں خوش ہونا چاہیئے اور خوشی سے اچھلنا چاہیئے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آ گیا ہے۔ اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہو اور ہم زمانے کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر منہ بسورنے لگ جائیں یہ تو ٹھیک نہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت پر جب بھی مشکلات اور ابتلاء اور امتحان کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو ہر آزمائش پر پورا اترنے کی توفیق بخشی اور جماعت کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی۔ پس جہاں ہماری زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل نظر آتے ہیں وہاں ہم پر ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہماری طاقت سے بالا ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اس کے ذمہ دار ہو بلکہ وہ تو یہ فرماتا ہے کہ جتنا کام تم کر سکتے ہو اتنا کر دو باقی میں کر دوں گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جتنا کام ہم کر سکتے ہیں اور جتنی قربانیاں ہم دے سکتے ہیں اس میں ہم کبھی دریغ نہ کریں۔

حضور کے اس روح پرور خطاب کے بعد احباب نے اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور مصافحہ سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل کی۔

### شام کی سیر

شام کے وقت حضور ایدہ اللہ ایک قریبی پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قافلے کے اراکین کے علاوہ مکرم امام منصور احمد خان صاحب، امام لئیق احمد صاحب منیر اور برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کو بھی حضور کے ہمراہ شریک سیر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی پارک میں Hotel Seeterrassen میں حضور نے احباب سمیت رات کا کھانا تناول فرمایا۔

### انفرادی ملاقاتیں

۱۰ اگست۔ ہمبرگ اور اس کے مضافات میں کام کرنے والے احباب جماعت کو اس روز حضور نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت بخشی۔ انفرادی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ چار گھنٹے سے بھی زیادہ دیر تک جاری رہا۔ پہلے گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک۔ پھر جرمن احباب سے ملاقات کے بعد بھی ایک گھنٹے تک انفرادی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مستورات بھی خاصی تعداد میں تشریف لائیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات فرمائی۔ ملاقاتوں کی وجہ سے مشن ہاؤس میں بڑی گہما گہمی اور رونق رہی۔ احباب اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی ملاقات کی سعادت حاصل کرتے اور حضور کے ارشادات اور فرمودات سے مستفیض ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے رہے۔ حضور نے کمال شفقت ہر ایک کو ملاقات سے شاد کام فرمایا اور پھر اجتماعی ملاقات کے دوران جو ارشادات فرمائے ان کا ذکر آگے چل کر کرتا ہوں۔ پہلے میں جرمن احباب سے ملاقات کی روداد عرض کرتا ہوں۔

### جرمن احباب سے ملاقات

دوستوں سے انفرادی ملاقاتوں کے بعد حضور نے جرمن اور غانین احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ اس موقع پر برادرم ہدایت اللہ ہیوبش، اسٹائن ہاورز، ڈاکٹر خالد صاحب، غانین دوست مالک السلیمان اور کلیم بھی موجود تھے۔ آسٹریا کی رہنے والی ایک معمّر خاتون جو ہمبرگ میں ہوٹل کی مالکہ ہیں اور اسلامی تعلیم میں دلچسپی لیتی ہیں ہمارے ایک احمدی نوجوان کے ساتھ جو ان کے ہوٹل میں کام کرتے ہیں تشریف لائی ہوئی تھیں۔

### مصائب و ابتلاء میں مسکرانا ہمارا شعار ہے

حضور نے اس موقع پر ایک سوال کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام میں پردہ کی اہمیت

## چہرہ کے پردہ کے حتمی دلائل

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری - فاضل:

گزشتہ چند ماہ ملک کے بعض اخبارات میں یہ بحث چلتی رہی ہے کہ اسلامی پردہ کی حدود کیا ہیں اور کیا بالغ عورت کے لئے ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکلنے پر چہرہ کو ایسے طور پر چھپانا واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ پہچانی نہ جا سکے اور چہرہ کی زینت غیر محرم مردوں پر ظاہر نہ ہو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورت کا چہرہ پردے میں شامل نہیں۔ چنانچہ ٹیلی ویژن اور روزنامہ نوائے وقت میں جناب ریٹائرڈ جسٹس ایس اے رحمان صاحب نے ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ گھر سے باہر کی دنیا میں اگر عورت کا چہرہ اور ہاتھ مستور نہ ہوں تو یہ خلاف شرع نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق قرآن کریم کی صریح آیات اور ان پر حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ اور تابعین اور اکابر امت کا تعامل اور تصریحات اس قدر تواتر سے مستند طور پر ہمارے سامنے موجود ہیں کہ اس بارہ میں کسی الہام یا تاویل کی گنجائش ہی نہیں رہتی بلکہ آیات حجاب کے نزول سے پہلے ہی چہرہ کو غیر مردوں سے چھپانے کی اشد ضرورت کے پیش نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز میں اس کا تصور موجود تھا۔ یعنی یہ کہ امہات المومنینؓ کو غیر محرم مردوں سے پردہ کے ذریعہ چہرہ کی طبعی اور مصنوعی زینت چھپانی چاہیئے۔ کیونکہ باقی پردہ تو وہ پہلے ہی کرتی تھیں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ پردہ کی فرضیت سے پہلے امہات المومنینؓ سر یا جسم کا کوئی حصہ عریاں اور برہنہ رکھ کر باہر جاتی تھیں۔ حضرت عمرؓ کا رسول خدا ﷺ کو یہ مشورہ بخاری شریف میں ہے۔

### اُحْجُبْ نِسَاءَكَ

اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے

کے الفاظ میں موجود ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز یا خواہش کے اظہار کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات حجاب نازل ہو گئیں جن کے بعد پھر امہات المومنینؓ اور مومن عورتوں نے باقاعدہ پردہ کیا اور گھر سے باہر اپنے آپ کو چہرہ سمیت غیر محرم مردوں سے سوائے سخت ہنگامی حالات کے ہمیشہ مستور رکھا اور شدید ہنگامی حالات میں تو شریعت نے نہ صرف پردہ کے بارہ میں بلکہ اور بھی کئی امور میں رخصتیں دے رکھی ہیں۔ نزول آیات حجاب کے بعد خود حضرات امہات المومنین کی روایات کے مطابق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ کے پردہ کی اس قدر سختی سے پابندی کروائی کہ امہات المومنینؓ کو ایک نہایت بزرگ مخلص نابینا صحابیؓ سے بھی چہرہ چھپانے کا حکم صادر فرمایا (ترمذی، بخاری)

اسی طرح مومن عورتوں کے متعلق لکھا ہے کہ آیات حجاب کے نزول کے بعد گھر سے باہر نکلتے وقت سیاہ رنگ کی جلابیب یعنی بڑی سیاہ چادر سے مکمل پردہ کرنے کی وجہ سے ان کے سر ایسے معلوم ہوا کرتے تھے جیسے کہ ان میں سے ہر ایک کے کندھوں پر بہت بڑا کوا بیٹھا ہوا ہو یعنی گھونگٹ سے یا چہرہ پر سر کی طرف سے پردہ لٹکانے سے گویا ان کے سر کوّے کا تصور پیدا کرتے تھے (ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ کی روایت)

### نادرست اقدام:

پس حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح تشریحات واحکام اور تعامل کے ہوتے ہوئے یعنی خود چہرے کے پردہ کروانے اور امہات المومنینؓ اور جملہ صحابیاتؓ کے نمونہ کے ہوتے ہوئے اسلامی پردہ کی یہ تاویل کرنا کہ گویا اسلام میں چہرہ کا پردہ شریعت کا ایک حصہ نہیں اور اس کی خلاف ورزی کی جا سکتی ہے۔ نہایت غلط اور نادرست اقدام ہے کیونکہ شریعت کے احکام کو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و صحابیاتؓ اور امہات المومنینؓ سے بڑھ کر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آخر اگر اسلامی پردہ میں چہرہ شامل نہیں تھا تو امت مسلمہ کے سواد اعظم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر خلفائے راشدین، خلفائے بنی امیہ، اور خلفائے بنی عباس کے ادوار اور بعد کے زمانہ میں مومن عورتیں چہرہ کا پردہ کیوں کرتی رہیں؟ اور کیوں اس پر شدت سے عمل کرایا گیا؟ جبکہ یہ شریعت کا ایک حکم نہیں تھا۔ اگر چہرہ کھلا رکھنا خلاف شرع نہ تھا تو کیوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاءؓ نے کبھی نہ فرمایا کہ اے مومن عورتو! چہرہ کا پردہ کرنا شرعاً ضروری نہیں ہے۔ آل بیت رسولؐ کی خواتین مبارکہ نے نسلاً بعد نسل کیوں چہرہ کا پردہ کیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلۂ شہداء میں شامل تمام مستورات بیت رسولؐ نے کیوں چہرہ وغیرہ کا مکمل پردہ کیا جس کی بے حرمتی کی کوششیں یزید کے ظالم ساتھیوں نے کربلا میں کیں جو تاریخ سے ثابت ہے۔ نیز ہندوستان کے تمام مسلمان فرمانرواؤں کے عہد میں چہرہ کا پردہ مسلمان عورتوں سے کروایا جاتا رہا بلکہ کہا جاتا ہے کہ ہندو قوموں میں پردہ کا رواج اسلام اور مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اسلامی معاشرہ کی تقلید کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ ہندوستان میں اسلام کی آمد سے پہلے ان میں پردہ کا تصور موجود نہیں تھا۔

### نابینا سے بھی پردہ:

قابل غور بات ہے کہ آخر چہرہ راز شریعت بعد میں بعض مسلمانوں پر کھولا گیا خود خدا کے مقدس رسولؐ اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نہ کھلا کیوں حضورؐ نے خود اس کا اعلان نہ فرمایا کہ اے لوگو! گھر سے باہر مومن عورتوں کے لئے چہرہ کا پردہ کرنا ضروری نہیں چاہو تو کراؤ اور چاہو تو نہ کراؤ۔ اور کیوں اس کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ کو اتنی سختی سے پردہ میں شامل فرمایا کہ ایک نابینا صحابیؓ سے بھی پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ نیز اگر یہ پردہ صرف امہات المومنینؓ کے لئے تھا تو کیوں نہ فرما دیا کہ اے لوگو یہ چہرہ کا پردہ صرف میری بیویوں کے لئے شرعی طور پر واجب ہے دوسری عورتوں پر واجب نہیں ہے۔

### خدا کے رسولؐ نے پردہ سے کیا سمجھا؟

بعض لوگ یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ سب امہات المومنینؓ نے تا وفات نہایت سختی سے چہرہ کا پردہ کیا تھا یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ پردہ صرف انہیں کے لئے مخصوص تھا حالانکہ اس عذر کا نہ صرف کوئی ثبوت نہیں بلکہ یہ بات سورۃ احزاب کی پردہ والی آیات حجاب جن کی بنا پر چہرہ کا پردہ کرایا گیا۔ کے صریح خلاف ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے امہات المومنینؓ کی نہ صرف تخصیص نہیں فرمائی بلکہ صاف فرما دیا ہے کہ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کہ مومن عورتیں بھی اسی طرح پردہ کریں جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی بنا پر امہات المومنین سے پردہ کرایا ہے یعنی اگر ان آیات میں چہرہ کا پردہ شامل نہیں تو کیا نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات [illegible] غلط مطلب سمجھ کر خواہ مخواہ امہات المومنینؓ اور مومن عورتوں سے چہرہ کا پردہ کرایا جبکہ ان آیات کا منشاء یہ نہیں تھا اور کیوں حضورؐ نے اور صحابہؓ اور خود امہات المومنینؓ نے ان آیات کو آیات حجاب قرار دیا (بخاری)

نیز اگر یہی وہ آیات نہیں تھیں کہ جن کی بنا پر امہات المومنینؓ اور مومن عورتوں نے چہرہ کا سختی سے پردہ کیا تو پھر وہ کونسی خاص آیت یا خاص حکم تھا جس کی بنا پر حضورؐ نے عورتوں کو پردہ کروایا کیونکہ یہ اقدام بہرحال مسلمہ طور پر کسی حکم الٰہی پر کیا گیا تھا۔ پس ان آیات کی بنا پر حضورؐ کا مومن عورتوں اور امہات المومنینؓ کو گھر سے باہر چہرہ مستور رکھنے کا حکم دینا ثابت ہے کہ:

"يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ"

کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سمجھا کہ امہات المومنینؓ اور مومن عورتیں اپنی بڑی چادروں کو گھونگٹ سے اس طور پر سروں سے چہرہ کی طرف نیچے سرکا لیں کہ چہرہ کی زینت چھپ جائے اور عورت پہچانی نہ جا سکے اور پھر اس پر سختی سے عمل بھی کرایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعامل کے بعد امت میں سے کسی کو زیبا نہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



رسول خدا کے فہم، سمجھ اور تعامل کے خلاف محض آج کل کی مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر کوئی اور ایسے معنی کرے جس سے عورتیں کھلے منہ مردوں کے ماحول میں آزادانہ پھر سکیں جس کی اسلامی معاشرہ اور تمدن میں قطعاً گنجائش نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال کے دوران امت مسلمہ کا سواد اعظم مکمل پردہ کا قائل اور عامل رہا ہے۔

اب اس سلسلہ میں چند مستند حوالے ملاحظہ ہوں جو آیات حجاب کے ان معنوں کے مؤید ہیں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھے اور ان پر عمل کروایا۔

## جلباب کے معنی:

امام ابن حزم فرماتے ہیں:۔

"الجلباب فی لغة العرب التی خاطبنا بها رسول الله صلی الله علیه وسلم هو ما غطی جمیع الجسم لا بعضه"

کہ امام ابن حزم ان آیات میں مذکورہ لفظ "جلباب" کے متعلق فرماتے ہیں کہ عربی زبان جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مخاطب فرمایا کرتے تھے۔ اس میں جلباب کے معنی ہیں وہ چادر جو جسم کے بعض حصہ کو نہیں بلکہ مکمل طور پر سارے جسم کو ڈھانپ لے۔

(جلد ۲ صفحہ ۲۱۸)

اسی طرح لکھا ہے:۔

"الجلباب رداء ساتر من القرن الی القدم"

کہ جلباب وہ چادر ہے جو جسم کو سر کی چوٹی سے پاؤں تک مکمل طور پر ڈھانپ لے۔

(حجاب المرأة المسلمة ص ۱۹)

## حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کا کیا مطلب سمجھا؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم عیدین کے موقع پر ضرور حاضر ہوا کریں حتی کہ ہم میں سے حائضہ عورتیں بھی ضرور عید کے اجتماع میں شامل ہو کر وعظ و نصیحت سنا کریں۔ البتہ وہ نماز نہ پڑھیں۔ میں نے عرض کیا:۔

"یا رسول الله احدانا لا یکون لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها۔"

کہ اے رسول خدا اگر پردہ کے لئے ہم میں سے کسی کے پاس جلباب یعنی بڑا چادر نہ ہو تو فرمایا کہ اس کی کوئی بہن اسے پہننے کے لئے عاریۃً دے دے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح قیس بن زید سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دیدی تو اس کے بعد رسول خدا ان کے پاس تشریف لے گئے "فتجلببت" تو انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر چادر میں چھپا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے جبریل نے آکر کہا کہ حفصہ نماز روزہ کی بہت پابند ہیں۔ اور وہ جنت میں بھی تمہاری بیوی ہوں گی اس لئے ان کی طلاق سے رجوع کر لو (ابن سعد)

یہ حدیث بھی جلباب کے استعمال اور معنی پر روشنی ڈالتی ہے

اسی طرح بخاری میں مذکورہ حدیث واقعۂ افک میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت صفوانؓ نے مجھے پردہ کے نزول سے پہلے دیکھا ہوا تھا جب انہوں نے جنگل میں مجھے دیکھ کر انا للہ پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی۔

"فخمرت وجهی بجلبابی"

میں نے فوراً اپنا چہرہ اپنی جلباب سے ڈھانپ لیا۔

اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر ہدایت حضرت عائشہؓ "یدنین علیهن من جلابیبهن" کے یہی معنی سمجھتی تھیں اور اس پر عامل تھیں کہ مومن عورتیں غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپ کر رکھا کریں۔

## حضرت ابن عباسؓ کیا سمجھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سورۃ احزاب کی مندرجہ بالا آیات حجاب کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلیں تو سر کے اوپر سے اپنی چادروں کے دامن لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں۔"

(تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ صفحہ ۲۹)

حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک جلباب وہ چیز ہے جو عورت کو مکمل طور پر اوپر سے نیچے تک ڈھانپ لے گویا چہرہ اور ہاتھ بھی شامل ہوتے۔

(تفسیر ابن عباسؓ بحوالہ "اسلام میں حیثیت نسواں" طبع دوم صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

حضرت امام محمد ابن سیرینؒ نے حضرت عبیدہؓ بن سفیان بن الحارث سے دریافت کی کہ ان آیات کے مطابق پردہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے تو انہوں نے خود چادر اوڑھ کر بتایا اور پیشانی اور ناک اور ایک آنکھ ڈھانپ کر اور ایک آنکھ کھلی رکھ کر بتایا کہ یہ طریق ہے۔

(احکام القرآن جلد سوم ص ۴۵۷ و تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ ص ۲۹)

## علامہ ابن جریرؒ کا موقف:

علامہ ابن جریر طبریؒ مذکورہ بالا آیت کے متعلق اپنا تشریحی ترجمہ یوں لکھتے ہیں:۔

"اے نبی اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی حاجت کے لئے باہر نکلیں تو وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگٹ ڈال لیا کریں تاکہ کوئی فاسق ان سے تعرض نہ کر سکے اور سب جان لیں کہ وہ شریف عورتیں ہیں۔"

(تفسیر ابن جریر زیر آیت مذکور)

علامہ ابوبکر جصاص لکھتے ہیں:۔

"یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت پردہ داری اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ بدنیت لوگ اس کے حق میں طمع نہ کر سکیں۔"

(احکام القرآن جلد سوم ص ۴۵۸)

علامہ نیشاپوری اپنی تفسیر "غرائب القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

"اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ عورتیں چادریں اوڑھیں اور اپنے سر اور چہروں کو چھپائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ شریف عورتیں ہیں فاحشہ نہیں ہیں"

(تفسیر غرائب القرآن برحاشیہ ابن جریر جلد ۲۲ ص ۳۲)

## امام رازیؒ کا موقف:

حضرت امام رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:۔

"اس طرح بڑی چادر سے پردہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ عورت بدکار نہیں ہے کیونکہ جو عورت چہرہ چھپائے گی اس سے کوئی فاسق شخص یہ توقع نہ کرے گا کہ ایسی عورت کشف عورت یعنی بے پردہ ہونے پر آمادہ ہو جائے گی پس اس لباس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ ایک پردہ دار عورت ہے اور اس سے بدکاری کی توقع نہیں کی جا سکے گی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۵۹۱)

## امام بیضاویؒ کی تفسیر:

حضرت امام بیضاویؒ لکھتے ہیں:۔

"یدنین علیهن من جلابیبهن یعنی جب وہ اپنی ضروریات کے لئے باہر نکلیں تو اپنی چادروں سے اپنے چہروں اور اپنے جسموں کو چھپا لیں۔ یہاں لفظ من تبعیض کے لئے ہے یعنی چادروں کے ایک حصہ کو چہرہ پر ڈالا جائے اور ایک حصہ کو جسم پر لپیٹ لیا جائے۔"

(تفسیر بیضاوی جلد ۴ ص ۱۶۸)

## صاحب بحر محیط کا موقف:

صاحب بحر محیط اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"وعلیهن سے مراد سارا جسم ہے اور اپنے پر چادر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ چادر کو اپنے چہروں پر ایسے طور پر لٹکائے کہ پہچانی نہ جا سکے کہ کون ہے کیونکہ اسلام سے قبل عورتوں کے جسموں میں سے جو چیز ظاہر ہوتی تھی وہ صرف چہرہ تھا۔ گویا مردوں سے گھونگٹ کر چہرہ پر لے آئیں اور چہرہ ننگا نہ رہے۔"

(بحر محیط)

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

(بقیہ صلا)

جواب دیتے ہوئے فرمایا حضرت بانی جماعت احمدیہ اکیلے تھے اور دنیا آپ کی مخالفت پر کمربستہ تھی لیکن مخالفت کی آندھیوں اور ابتلاء کے اندھیروں میں سے گزرتے ہوئے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی چلی گئی یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیل گئی اس لئے جب کبھی جماعت احمدیہ پر آزمائش کی گھڑی آتی ہے میں تو جماعت احمدیہ کو یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ مسکراتے رہو کیونکہ ہمارا سہارا خدائے قادر و توانا کی ذات ہے اس لئے ہم کبھی نا خوش ہوں اور دوسرے جماعت کو میری یہ ہدایت ہوتی ہے کہ انتقام تو درکنار کسی کے متعلق برا خیال بھی دل میں نہیں لانا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ ہمیں مٹانا چاہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ہزاروں لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دیتا ہے اور وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

## جماعت اچھے ذہن کو ضائع نہیں ہونے دیتی

تعلیمی لحاظ سے جماعت کو دوسروں پر جو تفوق حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں پڑھے لکھے افراد کی بھاری اکثریت ہے اور جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے نورِ فراست عطا کیا ہے۔ ہم جماعت کے ذہین بچوں کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ جماعت ان کا خیال رکھتی ہے اور ان کا تعلیمی کیریئر career مکمل ہونے تک مدد کرتی ہے۔ اس پر آسٹریا کی خاتون کہنے لگیں کیا آپ غیر از جماعت طلباء کی بھی مدد کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا پہلے جب ہمارے سکول اور کالج نیشنلائز نہیں ہوئے تھے اُس وقت بھی جہاں تک ہو سکتا تھا ہم ان کی بھی مدد کرتے رہے ہیں۔ بعض کو وظیفہ بھی دیتے رہے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک تو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو چکے ہیں اور انسان چونکہ فطرۃً شریف ہے اس لئے وہ اس کا ہمیشہ پاسِ خاطر رکھتے ہیں۔

## اسلامی تعلیم ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہے

اسی خاتون نے حضور سے پوچھا کہ ملٹری اور سیاسی حکومتوں میں سے آپ کس قسم کی حکومت کو پسند کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا میں تو ایک مذہبی آدمی ہوں۔ دنیوی سیاست سے میرا کوئی تعلق نہیں البتہ اتنا ضرور کہتا ہوں کہ میرے نزدیک وہی حکومت بہتر ہوتی ہے جو اسلامی تعلیم کے مطابق حکومت چلاتی ہے۔ اگر کسی ملک کے حکمران اسلامی تعلیم کے رہنما اصول کی پیروی کریں تو قوم کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی غیر معمولی طور پر اچھی ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ہر وہ چیز پیدا کر دی ہے جو انسانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے اس لئے حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک آدمی کو وہ چیز دے جو اس کا حق ہے تاکہ وہ اپنی خدا داد طاقتوں کی کامل نشوونما کر سکے۔ دنیا کا کوئی مذہب یا نظریہ ایسا نہیں ہے جو ایسی تعلیم دیتا ہو۔ یہ صرف اسلام کو خصوصیت حاصل ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر ایک کی شخصیت اور انفرادیت ترقی کرے اور اس کی صلاحیتوں کی پوری نشوونما ہو۔ یورپ میں لوگ اوّل تو اپنے حقوق جانتے ہی نہیں اور اگر حقوق لینے کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں تو وہ اندھیرے میں پاؤں مارنے کے مترادف ہے۔ یہ صرف اسلام ہے جو انسان کی ضرورتوں اور اس کے حقوق کی پوری تعیین کرتا ہے۔ اسی لئے میں ان سے کہتا ہوں کہ صرف اسلام تمہارے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ فرمایا وہ وقت دور نہیں کہ دنیا اسلام کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ ان کے قبول اسلام میں اس وقت سب سے بڑی روک وہ گندی زیست ہے جس میں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا عادتوں کو چھوڑنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔

## اسلام میں دوسری شادی کرنا ہر ایک کے لئے ضروری نہیں

یہی خاتون کہنے لگیں کیا تعدد ازدواج کی اسلامی تعلیم عورت کی فطرت کے خلاف نہیں؟ حضور نے فرمایا اسلام میں ہر ایک آدمی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ ضرور دوسری شادی کرے لیکن بعض خاندانوں میں ضروری ہو جاتا ہے دوسری شادی کرنا۔ مثلاً پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی یا وہ مستقل بیمار رہتی ہے ان حالات میں اسلام کہتا ہے کہ اگر کسی کو دوسری شادی کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو پہلی بیوی کی مرضی ہے چاہے تو وہ خاوند کے ساتھ رہے اور چاہے تو اس سے طلاق لے لے۔ اسلام نے دوسری شادی کی اجازت تو دی ہے لیکن اس کے ساتھ بڑی بھاری شرائط عاید کی ہیں۔

ضمناً فیملی پلاننگ کا بھی ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا اسلام مکمل دستور حیات ہے اُس نے اس مسئلہ کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا اور ایک ایسی پُر حکمت تعلیم دی ہے جس کی طرف آہستہ آہستہ دنیا آ رہی ہے۔ مثلاً ایک امریکی رسالے میں ایک عورت کا خط چھپا ہے جس میں اس نے امریکن خواتین کو یہ مشورہ دیا ہے کہ ماں اور بچے کی حفاظت اور صحت کے لئے ضروری ہے کہ ماں بچے کو دو سال تک دودھ پلائے۔ قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ

کہہ کر یہ تعلیم دی تھی۔ اس پر عمل کیا جائے تو الا ماشاء اللہ ۴-۵ سے زیادہ بچے پیدا نہیں ہوتے۔ دراصل اسلام ایک ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے جس میں میاں بیوی بھی صحت مند ہوں اور اُن کے بچے بھی۔

سوال و جواب کا یہ نہایت ہی دلچسپ اور ایمان افروز سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ زیر تبلیغ خاتون نے بڑا اچھا اثر لیا۔

(باقی)

(مرتبہ:- ملک یوسف سلیم شاہد ایم اے)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب آف کرونڈی کا ناک کا آپریشن ہو رہا ہے۔
(عبدالشکور ربوہ مربی سلسلہ)

۲۔ میرے والد محترم شیخ عبدالرحیم صاحب کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔
(حکیم منور احمد وسن پورہ لاہور)

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ (نعیم احمد کھوکھر نشتر روڈ شیخوپورہ)

۴۔ محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب ترگڑی کافی عرصے سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔
(مبارک احمد ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔

دواخانہ کی خدمات دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

منجانب: انوار احمد جان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی کمپنی کے مختلف دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور کے لئے "آٹو پارٹس اسسٹنٹس" کی ضرورت ہے۔ امیدوار کم از کم میٹرک فرسٹ ڈویژن ہونے چاہئیں۔ البتہ ایف اے یا بی اے فرسٹ ڈویژن کو ترجیح دی جائے گی۔ محنتی، ایماندار اور خوش اخلاق نوجوانوں کے لئے روشن مستقبل کا بہترین موقع ہے۔

ایک سال کی ٹریننگ کے دوران معقول وظیفہ دیا جائے گا اور اس کے بعد کامیاب امیدواروں کو اچھے گریڈوں میں مستقل اسامی پر جگہ دی جائے گی۔

تمام درخواستیں اپنے ہاتھ سے انگریزی میں تحریر کر کے مع نقول سرٹیفکیٹ اور تصدیق امیر جماعت درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ماڈرن موٹرز لمیٹڈ
واکس ویگن ہاؤس
بیومنٹ روڈ۔ پی او بکس 8505 کراچی 4

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مجالسِ انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اوّل)

اپنا عہد دوہرایا۔ دعا اور عہد دوہروانے کے بعد حضور نے اپنا نہایت بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے سب سے پہلے انصار اللہ صاحبان کو اپنی صحتوں کا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

عرصہ ہوا میں نے آپ کو ایک نصیحت کی تھی جسے غالباً آپ میں سے بہت سے بھول گئے ہیں وہ نصیحت یہ تھی کہ آپ اپنے آپ کو بوڑھے نہ سمجھیں بلکہ جوانوں کی طرح جوان سمجھیں۔ درحقیقت بڑھاپے کا تعلق عمر سے نہیں بلکہ صحت کے برقرار نہ رکھنے سے ہے۔ ایک حدیث نبوی ہے وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کہ آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے۔ پہلا بنیادی حق اپنے نفس کا یہی ہے کہ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اپنے جسموں کو مضبوط بنائیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جو عظیم ذمہ داری آپ پر عائد کی ہے اسے اچھی طرح نبھا سکیں۔

حضور نے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے متعدد اہم اور قیمتی نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی عمر (۴۰ سال) تک پہنچ کر جسم میں جو کمزوری واقع ہو جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قانونِ قدرت نے ہمارے لئے جو غذائیں جس جس شکل میں بنائی ہیں انہیں ہم اسی شکل میں استعمال کریں۔ مثلاً گندم کو چھان کر استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے چھان میں صحت کو برقرار رکھنے کی بڑی طاقت ہے۔ اسی طرح دیگر مصنوعی غذائیں استعمال کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کے مناسب استعمال سے ہمیں اپنے جسم کی اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے جو اس عمر میں طبعی طور پر پیدا ہو جاتی ہے تا کہ ہماری صحت برقرار رہے ہم جوان رہیں اور اپنی دینی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ پورا کر سکیں۔

تربیتِ اولاد کے لحاظ سے انصار پر جو اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت پر جو اہم ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ صرف ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ضروری ہے کہ ہم نسلاً بعد نسلٍ اسے ادا کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں انصار پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ محبت اور پیار کے ساتھ اپنے عزیزوں کی تربیت کریں۔ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی زندگی کی دوسری صدی اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ جو آواز غلبۂ اسلام کی خوشخبری پر مشتمل آج سے نوّے برس قبل قادیان سے اکیلی بلند ہوئی تھی آج اس آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد خدا کے فضل سے ایک کروڑ ہو چکی ہے۔ ہماری زندگی کی دوسری صدی میں یہ آواز انشاء اللہ ساری دنیا پر حاوی ہو جائے گی۔ لیکن اس آواز پر لبیک کہنے والوں پر ذمہ داری بھی بڑی اہم عائد ہوتی ہے اس لئے ہر زمانہ کے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سنبھالیں ان کی اخلاقی، ذہنی، دینی اور روحانی تربیت کا انتظام کریں اور انہیں سمجھائیں کہ اگر وہ اپنی دینی ذمہ داریوں کو بشاشتِ قلب سے ادا کریں گے تو تب ہی وہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں اور بنیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرۃ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے بڑا ہی پیار کرتا ہے وہ جب کبھی ان کا امتحان لیتا ہے، انہیں کسی ابتلاء میں ڈالتا ہے تو دراصل یہ بھی اس کے پیار کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض لوگ خود اپنی غلطی سے اسے عذاب میں تبدیل کر لیں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات مومنوں پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں ان انعامات کے درمیان اگر کوئی ابتلاء آتا ہے تو وہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے انعامات کی موسلا دھار بارش سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا۔ اس ابتلاء کے وقت مومن کو جو نمونہ دکھانا چاہیئے اس کا ان آیات میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم انہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے یا مالوں یا جانوں کی کمی کے ذریعہ آزماتے ہیں تو وہ اس پر صبر کا نمونہ دکھاتے ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ خوشخبری دیتا ہے اور ان پر بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے پاک نمونہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ان پر خوف کے حالات آئے۔ انہیں بھوک سے آزمایا گیا، مال و اولاد کا نقصان اٹھانا پڑا لیکن انہوں نے صبر و ثبات کا کتنا عظیم اور عدیم المثال نمونہ دکھایا اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی بے حد و حساب رحمتوں سے انہیں نوازا اور ان کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ حضور نے فرمایا جب مومنوں پر ابتلاء آتا ہے تو انکے دو گروہ ہو جاتے ہیں (۱) بعض ان میں سے کمزوری دکھاتے ہیں وہ نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے (۲) ان کی اکثریت ایسی ہوتی ہے جو صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنے انعامات کی بشارت دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ابتلاء دراصل اللہ تعالیٰ کے پیار کا موجب بنتا ہے۔ کوئی آزمائش انہیں مٹا نہیں سکتی بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں روحانی رفعتیں عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا مکی زندگی میں صحابہ کرامؓ نے شدید مظالم اور آزمائشوں کے باوجود صبر و ثبات اور استقامت کا جو عظیم نمونہ دکھایا درحقیقت یہ کمال تھا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور آپ کی قوتِ قدسیہ کا۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ زندہ نبی ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کی تربیت اور قوتِ قدسیہ کے نمونے قیامت تک دنیا میں نظر آتے چلے جاتے ہیں۔ جس طرح آپ کے زمانہ میں یہ نمونے ظاہر ہوئے اسی طرح اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ مومن اس زمانہ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے خدا سے بے وفائی نہیں کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ حد درجہ روح پرور اور ایمان افروز خطاب چار بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد اجتماع کی کارروائی پروگرام کے مطابق جاری رہی ٭

## اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بالوضاحت بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی رو سے حضرت مہدی علیہ السلام کو مبعوث کر کے اللہ کی وراء الوراء ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان اور آپ کے انسانی فہم و ادراک سے بالا انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام، آپ کے عدیم النظیر حسن و احسان اور آپ کے تاقیامت جاری و ساری فیضان کی معرفت عطا کی ہے اور ہم دلی بصیرت کے ساتھ ان سب باتوں پر ایمان لائے ہیں اور ہم اس کا اظہار و اعلان کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دوسرے ہمیں جو چاہیں کہیں اور سمجھیں یہ ان کی مرضی، ہم اپنے دلی بصیرت پر مبنی ایمان و اعتقاد کے برخلاف کسی امر کا اقرار نہیں کر سکتے اور اس لئے نہیں کر سکتے کہ ہمیں اس دنیا میں صرف اور صرف ایک ہی فکر ہے اور وہ یہ کہ ہمارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے، ہم نہ خدا کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں لیکن خدا کی عطا کردہ طاقت سے ہر احمدی کوشش کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان اور انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کی جو معرفت اور وساوس کا مقابلہ کرنے کی جو طاقت عطا ہوئی ہے اس میں کمی نہ آئے۔ آمین

## ضروری تصحیح

الفضل ۲۵؍ اکتوبر کے صفحہ اوّل پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی پوتی کی ولادت باسعادت کی جو اطلاع شائع ہوئی ہے اس میں افسوس ہے کہ سہوِ کتابت سے ایک فقرہ چھوٹ جانے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے۔ نومولودہ بچی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پڑنواسی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی ہے۔

احباب تصحیح فرمالیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴